127870 ـ عقد نكاح كے دو گھنٹے بعد ہے طلاق كے وسوسہ كا شكار ہو گيا

سوال

ميں جوان ہوں اور ايك لڑكى سے عقد نكاح كيا، اور عقد نكاح كے تھوڑى ہى دير بعد دو دو گھنٹے سے بھى متجاوز نہيں بغير كسى سبب كے ہى مجھے طلاق كى سوچ كا وسوسہ آنے لگا، اور اس وقت سے ليكر اب تك كلمہ " تو " اور تجھے طلاق " ميرى زبان پر بھارى ہوچكا ہے اور زبان سے خارج ہونا چاہتا ہے ليكن ميں اسے طلاق نہيں دينا چاہتا، ليكن يہ چيز مجھ سے طاقتور ہوچكى ہے، ميں محسوس كرتا ہوں كہ جو كلام كر رہا ہے وہ ميں نہيں.
يہ علم ميں رہے كہ ميں اپنے آپ سے ہى بات كرتا رہتا ہوں ليكن آواز بلند نہيں ہوتى كہ سنى جائے، ميں گاڑى ميں تھا مجھے ياد نہيں كہ ميں نے يہ الفاظ زبان سے نكالے ہيں يا نہيں نكالے ؟ يہ بھى علم ميں رہے كہ ميرے خيال ميں بھى طلاق نہ تھى كيونكہ ميں اس لڑكى سے محبت كرتا ہوں، اور الحمد للہ اس سے عقد نكاح كيا ہے؛ تو پھر اسے بغير كسى سبب كے طلاق كيوں دوں ؟
ہميشہ مجھے شيطان وسوسہ ميں ڈالتا ہے كہ ميں حرام كام كر رہا ہوں اور مجھے سينہ ميں بوجھ سا محسوس ہوتا ہے!!

پسنديده جواب

الحمد للہ.

وسوسہ ميں مبتلا شخص كى طلاق واقع نہيں ہوتى چاہے وہ طلاق كے الفاظ زبان سے بھى ادا كر دے، جب تك وہ طلاق كا قصد نہ كرے، كيونكہ جيسا كہ سوال ميں بيان ہوا ہے: وہ طلاق كا ارادہ نہيں ركھتا، اور نہ ہى طلاق كے بارہ ميں سوچتا ہے، اور پھر اس كا كوئى سبب بھى نہ طلاق دى جائے، بلكہ يہ تو شيطانى وسوسہ ہے.

بعض اوقات يہ وسوسہ قوى و طاقتور ہو جاتا ہے حتى كہ اس شخص كو خيال آنے لگتا ہے كہ اس نے طلاق كے الفاظ كى ادائيگى كى ہے، بلكہ بعض اوقات الفاظ ادا كر بھى ديتا ہے، ليكن وہ اس ميں معذور ہے؛ كيونكہ اس كى عقل پر غلبہ ہے، بالكل اس كى طرح جس كى عقل غصہ كى بنا پر ماؤف ہو، يا پھر وہ غلطى كرنے والا جو غلطى سے طلاق كے الفاظ بول دے.

امام بخارى رحمہ اللہ صحيح بخارى ميں باب باندھتے ہوئے كہا ہے: باب ہے عقل پر پردہ ہونے اور جبر كى حالت ميں اور نشہ كى حالت ميں اور مجنون اور ان كے حكم كے بارہ ميں، اور غلط اور بھول ميں طلاق اور شرك كے متعلق "

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی "

اور امام شعبی رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اے ہمارے پرروردگار اگر ہم بھول جائیں اور غلطی کر لیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا .

اور جو وسوسہ والے شخص سے جائز نہیں؛ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے فرمایا تھا جس نے اپنے آپ پر اقرار کیا تھا کہ:

" کیا تمہیں جنون ہے "

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

" وسوسہ والے شخص کی طلاق جائز نہیں " انتہی مختصرا

فقہاء کی ایك جماعت نے اس کی صراحت کی ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، کہ وسوسہ والے شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس پر کوئی چیز لازم آتی ہے.

ابو قاسم العبدری کہتے ہیں:

" عیسی نے ایك شخص کے بارہ سنا کہ وہ وسوسہ کا شکار ہے اور اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، یا طلاق کی بات کر رہا ہے اور وہ طلاق نہیں چاہتا یا اسے شك ہو رہا ہے ؟

تو انہوں نے کہا:

اسے اس سے روکا جائے، اور اس پر کچھ نہیں .

اسی طرح المدونہ میں درج ہے:

" وسوسہ والے شخص کی طلاق لازم نہیں کی جائیگی، اور یہ وسوسہ ایسا ہے جس میں طلاق نہیں؛ کیونکہ یہ تو شیطان کی جانب سے ہے، اس لیے اس سے رکنا چاہیے، اور اس کی جانب التفات نہ کیا جائے؛ کیونکہ جب ایسا کیا جائے یعنی اس کی جانب التفات نہیں کیا جائےگا تو شیطان اس سے ناامید ہو جائیگا، تو یہ اس کے لیے ان شاء اللہ شیطان کے اس سے رکنے دور ہونے کا باعث اور سبب بنےگا " انتہی مختصر

ماخوذ از: تاج و الاکلیل (4 / 86).

اور ابن نجیم حنفی کی البحر الرائق (5 / 15) اور علامہ ابن قیم کی اعلام الموقعین (4 / 49) کا بھی مطالعہ کریں.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وسوسہ میں مبتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، حتی کہ اگر وہ اپنی زبان سے بھی طلاق کے الفاظ ادا کر دے جب یہ الفاظ قصد اور ارادہ سے نہ ہوں، کیونکہ یہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص کی زبان پر بغیر کسی قصد اور ارادہ کے آتے ہیں، بلکہ وسوسہ کی قوت دافع نے قلت مانع کی بنا پر اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوتا ہے، اور وہ اس پر مجبور کیا گیا ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عقل پر پردہ ہونے کی حالت میں طلاق نہیں "

اس لیے اگر وہ حقیقتا اور اطمنان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی، یہ چیز اس کے ارادہ اور اختیار کے بغیر ہوئی اور وہ اس پر مجبور تھا اس لیے اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (3 / 277).

حاصل یہ ہوا کہ آپ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی چاہے آپ نے اس کے الفاظ بھی بولے ہوں، الا یہ کہ اگر آپ نے اپنے الفاظ سے طلاق کا ارادہ و قصد کیا ہو، اور آپ کو اس وسوسہ کا علاج کرانا چاہیے، اس کا علاج یہ ہے کہ آپ کثرت سے اللہ کی اطاعت اور اس کا ذکر کریں، اور اس وسوسہ سے اعراض کریں، اور جو چیز اس وسوسہ کا باعث بنتی ہے اس کی مخالفت کریں.

مزید آپ سوال نمبر (62839) اور (105994) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو شفایابی و عافیت سے نوازے اور شیطان کی چالوں کو آپ سے دور رکھے.

واللہ اعلم .